صیام رمضان اور اسیر مسلمانوں کے احکام

مفتی محمد رفیق الحسنی

اگر مسلمان کافروں کی قید اور حبس میں ہو اور کافروں نے ایسی جگہ اس مسلمان کو جیل میں بند کیا ہوا ہے جس جگہ سورج کے طلوع اور غروب اور چاند کے لحاظ سے مہینے کی ابتداء اور انتہا کا علم نہیں ہوسکتا۔

جس طرح ۲۰۰۱ء میں امریکی اور افغان جنگ میں امریکی صدر بش لعنۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے افغانی مسلمانوں کو کیوبا کے بحری اڈا گوانٹڈا کے جنگلوں میں لوہے کے پنجروں میں ہر مسلمان قیدی کو الگ الگ قید میں رکھا ہوا ہے ہم نے سنا ہے اور بعض لوگوں نے ٹی وی پر بھی دیکھا ہے کہ ان لوگوں کی گردنوں میں زنجیر ڈال کر ٹانگوں سے باندھ دیا گیا ہے تاکہ وہ سیدھے نہ ہوسکیں اور ناک چھید کر ان میں رسیاں ڈال کر باندھ دیا گیا ہے اور آنکھوں پر پٹیاں باندھ دی ہیں، داڑھیاں مونڈ دی ہیں اور کھانا صرف اتنا دیتے ہیں کہ مر نہ جائیں ان کے اجسام مردوں کے ڈھانچے نظر آتے ہیں سنا ہے ان قیدیوں سے عام بات چیت بھی نہیں ہوسکتی۔ (اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو کافروں کے شر سے پناہ عطا فرمائے)۔

بہرصورت اگر نمازوں کے اوقات اور رمضان کے ہونے کا انہیں علم نہیں ہوسکتا لیکن بے چارے وضو یا تیمم کر کے اندازے اور تحری سے نمازیں پڑھتے رہے اور رمضان کے روزے رکھتے رہے اور رہا ہونے کے بعد ان کو علم ہوا کہ نمازیں وقت سے پہلے ادا کی گئی تھیں اور روزے رمضان سے پہلے رکھے گئے تھے تو ان لوگوں کو نمازیں اور روزے قضا کرنا ہوں گے اور اگر نمازیں اور روزے اپنے اوقات میں ادا کئے گئے یا اوقات کے بعد ادا کئے گئے تو دونوں صورتوں میں نمازیں اور روزے ادا ہوگئے اور اگر جیل میں نمازیں نہیں پڑھ سکے تھے اور روزے نہیں رکھ سکے تھے تو قضا کرنے ہوں گے۔ اگر عدالتوں میں ان قیدیوں کے کیس چل رہے ہیں اور پندرہ دن سے کم مدت میں رہا ہونے کا ظن نہیں ہے یا انہیں سزا ہوگئی ہے تو جیلوں میں قیدی مسلمان مقیم ہوں گے۔ ورنہ سفر کی نمازیں پڑھیں گے اور اگر رہا ہونے کے بعد علم نہیں ہوسکا کہ نمازیں اور روزے اپنے اپنے وقت

میں ہوئے یا اوقات سے پہلے تو ان کی نمازیں اور روزے ادا ہو گئے ان کی نمازوں اور روزوں کا وقت وہی تحری کا وقت ہوگا۔

جنون کی وجہ سے روزوں کے احکام:

اگر کوئی شخص پاگل ہے اور اس کا جنون رمضان المبارک کے پورے ماہ کو محیط نہیں ہے تو رمضان المبارک کے متروکہ روزے قضا کرے اور اگر جنون پورے رمضان کو محیط ہے تو اس پر روزوں کی قضا نہیں ہے۔

اغماء یعنی بے ہوشی کے مسائل:

احناف کے نزدیک چونکہ اغماء اور بے ہوشی سے عقل زائل نہیں ہوتی اس لئے اغماء کتنا ہی طویل ہو وہ شخص جس پر بے ہوشی طاری ہے وہ احکام کا مکلف رہتا ہے لہذا بے ہوشی کی حالت میں متروکہ نمازیں اور روزے قضا کرنا ہوں گے اگرچہ بے ہوشی کا زمانہ سالوں پر مشتمل ہو اور اگر مغمی علیہ بے ہوشی اور اغماء کی حالت میں فوت ہو گیا تو اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے اور اگر ہوش میں آ گیا تو روزے اور نمازیں قضا کرے اگر قضاء روزے کرنے کی قدرت نہیں ہے تو فدیہ ادا کرے اور نمازیں قضا کرے اگرچہ اشارہ سے ادا کرنا پڑیں۔اگر روزے اور نمازیں ادا نہ کر سکے تو فدیہ کی وصیت کرے۔یہ احناف رحمہم اللہ کا مذہب ہے۔

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ اگرچہ صاحب مذہب امام نہیں لیکن صاحب ہدایہ نے ان کا قول نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں اغماء اور جنون میں انسان مکلف نہیں رہتا جس طرح احناف کے نزدیک پاگل اور جنون والا مکلف نہیں ہوتا اور اس پر جنون کی حالت کی نمازیں اور روزے اور دیگر احکام فرض نہیں ہوتے اسی طرح اغماء والے آدمی پر اغماء کی حالت میں نمازیں اور روزے اور دیگر احکام فرض نہیں ہوتے اور مغمی علیہ بھی مکلف نہیں رہتا۔آج کل ہمارے سامنے بے شمار ایسے واقعات ہیں کہ بعض مریض چھ چھ سالوں سے قومہ میں بے ہوش پڑے ہوئے ہیں غذا اور فضلہ کا اخراج نلکیوں کے ذریعہ ہوتا رہتا ہے اگر ایسے لوگوں کے لئے حضرت حسن بصری کے قول پر عمل کیا جائے تو نہایت آسانی ہوگی۔اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے جیسے جنون والوں کو معاف کر دے گا ہو سکتا ہے اغماء والوں کو بھی معاف

☆ طہر قلبك من الحسد ونقه من الحقد واخرج منه البغضاء وازل منه الشحناء۔ ☆

فرمادے۔ البتہ اغماء بہت کم مدت کے لئے ہو تو نمازیں اور روزے قضا کر لینا ضروری ہے۔

نذر کے مسائل:

چونکہ عام مسلمان روزوں کی منت بھی مانتے رہتے ہیں اس لئے نذر کے مسائل کا ذکر بھی مناسب ہے۔ نذر زبان کا وہ عمل ہے جس سے انسان اپنے اوپر خود کوئی چیز واجب کرتا ہے اور اللہ تعالی کی طرف سے وہ چیز واجب نہیں ہوتی۔ اس کی دو قسمیں ہوتی ہیں معلق اور غیر معلق۔ معلق جیسے کوئی شخص کہے اگر اللہ تعالی نے مجھے شفاعطا فرمائی تو میں دس دن روزے رکھوں گا اور غیر معلق جیسے کوئی شخص کہے اللہ تعالی کے لئے میرے اوپر دس دن کے روزے لازم ہیں۔

مطلق نذر کی صحت کے لئے شرائط:

پہلی شرط یہ ہے کہ نذر کے الفاظ زبان سے ادا کیے جائیں اگر کسی شخص نے صرف دل میں نیت کر لی تو نذر واجب نہیں ہوگی۔

دوسری شرط کہ ناذر جس چیز کی نذر مان رہا ہے وہ لذاتہ معصیت نہ ہو جیسے شراب کا پینا تیسری شرط یہ ہے کہ وہ چیز نذر سے پہلے اور بعد میں اللہ تعالی کی طرف سے واجب ہونے والی نہ ہو یعنی نہ حالاً واجب ہو اور نہ مالاً واجب ہو۔ جیسے وہ روزہ اور نماز جو اس پر حالاً واجب ہے یا وہ روزے اور نمازیں جو آئندہ آنے والی ہیں۔ چوتھی شرط یہ کہ ایسی چیز کی نذر مانے جس کی جنس سے کوئی چیز واجب ہو جیسے نفلی نمازیں اور نفلی روزے یا نفلی حج وغیرھا۔ پانچویں شرط یہ ہے وہ چیز عبادۃ مقصود بذاتہ ہو بالواسطہ مقصود نہ ہو جیسے نماز اور روزے لیکن اگر کوئی شخص وضو کی نذر مانے تو نذر واجب نہیں ہوگی کیونکہ وضو نماز کے لئے وسیلہ ہے خود مقصود نہیں ہے۔ چھٹی شرط یہ کہ قاضی کی قضا کو اس چیز میں دخل نہ ہو جیسے قاضی نے کسی چیز کو ناذر پر واجب قرار دیا تو ناذر نے اس کی نذر مان لی تو نذر صحیح نہیں ہے۔ ساتویں شرط یہ ہے کہ وہ چیز منذور غیر کا ملک نہ ہو جیسے کوئی شخص کہتا ہے اللہ کے لئے میرے اوپر فلاں کی بکری کا صدقہ کرنا واجب ہے تو نذر صحیح نہیں ہے۔ یعنی ناذر کو بکری خرید کر صدقہ کرنا واجب نہیں ہے۔ آٹھویں شرط یہ ہے جس چیز کی نذر مانی اس سے اکثر کا مالک ہو۔ مثلاً اگر نذر مانی کہ ایک ہزار صدقہ کروں گا لیکن وہ صرف ایک سو کا مالک ہے تو ایک سو کا صدقہ

کرنا واجب ہوگا ہزار کا صدقہ کرنا واجب نہیں ہوگا۔نویں شرط یہ ہے کہ منذور چیز کا وجود اور ہونا محال نہ ہو اگر محال ہوگا تو نذر صحیح نہیں ہوگی مثلاً اگر کوئی گزشتہ کل کے روزے یا اعتکاف کی نذر مانتا ہے تو اس کی نذر صحیح نہیں ہوگی۔

مذکورہ شرائط کی روشنی میں متفرق جزئیات:

اگر کسی شخص نے نذر مانی کہ میں اغنیاء پر صدقہ کروں گا تو اس پر نذر واجب نہیں ہے کیونکہ اغنیاء پر صدقہ نہیں ہوتا بلکہ ہبہ ہوتا ہے۔اغنیاء کے لئے صدقہ کا مفہوم محال ہے اس لئے یہ نذر صحیح نہیں ہوگی ہاں اگر اغنیاء مسافر ہیں تو ان کے لئے نذر صحیح ہے کیونکہ ان پر زکوۃ وصدقات صرف کرنا جائز ہے۔اگر کسی عورت نے ایام حیض کے روزوں کی یا نوافل کی نذر مانی تو نذر صحیح نہیں کیونکہ حیض کی حالت میں روزہ اور نماز محال شرعی ہے۔

درمختار اور شامی اور بدائع الصنائع میں ہے کہ عیادۃ مریض اور نماز جنازہ کا اعلان اور میت کی تکفین اور وضو اور غسل اور دخول مسجد اگرچہ مسجد حرام اور مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسجد اقصی کا دخول ہو اور قرآن مجید کا چھونا اور اذان اور مسافر خانے بنانے اور مساجد کی تعمیر کی نذر صحیح اور واجب نہیں ہے کیونکہ ذکر کردہ امور اگرچہ عبادۃ اور قربۃ ہیں لیکن مقصود بالذات عبادۃ نہیں ہیں۔خود بنفسہ منذور کا عبادۃ مقصودۃ ہونا شرط ہے۔

مقصود بالذات عبادتوں کی مثال نفلی روزہ اور نماز اور صدقہ اور وقف اور اعتکاف اور غلام آزاد کرنا اور حج ہے اور ان عبادتوں کی جنس سے واجبات ابھی موجود ہیں نفلی روزہ اور نماز اور صدقہ کی جنس واجب کی مثال ماہ رمضان کے فرض روزے اور فرض نمازیں اور زکوۃ موجود ہیں اور وقف کی جنس سے واجب مسجد کا وقف ہے کہ ہر شہر میں حکومت پر مسجد کے لئے جگہ وقف کرنا فرض ہے۔اگر حکومت مسجد کے لئے جگہ وقف نہ کرے تو مسلمانوں پر فرض ہے اگرچہ مسجد مقصود بالذات نہیں ہے جیسے وضو مقصود بالذات نہیں اسی لئے مسجد اور وضو کی نذر واجب نہیں ہوتی لیکن مسجد کا ہونا فرض ہے۔منذور کی جنس کے واجب ہونے میں یہ ضروری نہیں کہ وہ جنس مقصود بالذات ہو بلکہ ضروری ہے کہ منذور خود عبادۃ مقصود بالذات ہو اور اعتکاف کی جنس سے واجب کی مثال قعدۃ اخیرہ ہے جو کہ فرض ہے اور غلام آزاد کرنے کی جنس کی

مثال کفارۃ میں غلام کا آزاد کرنا ہے اور نفلی حج کی جنس حج فرض ہے۔

اگر کسی شخص نے کہا اللہ تعالی کے لئے میرے اوپر فلاں کا قتل کرنا ہے تو یہ نذر نہیں ہوگی بلکہ یمین ہوگی اور قسم کا کفارہ دینا ہوگا کیونکہ قتل معصیت ہے اگر کسی شخص نے ایام منہیہ کے روزوں کی نذر مانی تو نذر صحیح ہے کیونکہ نذر کی وفاء کا مفہوم یہ نہیں ہے کہ منذور ہر وصف کے ساتھ لازم ہو جس کا ناذر نے التزام کیا ہے اس لئے نذر تو صحیح ہوگی لیکن روزے قضا کرنا ہوں گے۔ جیسے کسی شخص نے نذر مانی کہ میں دو رکعت بغیر وضو کے پڑھوں گا۔ امام ابو یوسف نے فرمایا اس کی نذر صحیح ہے لیکن دو رکعت وضو کے ساتھ لازم ہوں گی اسی طرح اگر کسی شخص نے نفل بغیر قرات یا صرف ایک رکعت کی نذر مانی تو قرات اور دو رکعت لازم ہوں گی۔ کیونکہ وضو اور قرات کے بغیر نماز نہیں ہوتی اسی طرح ایک رکعت نماز نہیں ہوتی۔

کیونکہ قاعدہ شرعیہ یہ ہے کہ نذر کی وجہ سے منذور اس جہتہ سے داخل ہوگا جس جہتہ سے وہ عبادۃ ہے اگر منذور کی ایک جہتہ عبادۃ ہے اور دوسری جہتہ معصیت ہے یا دوسری جہتہ عبادۃ نہیں ہے تو دوسری جہتہ نذر کی وجہ سے لازم نہیں ہوگی۔ نفل بغیر قرات کے عبادت نہیں ہیں اس لئے قرات لازم ہوگی۔ ایام منہیہ کے روزوں کی دوسری جہتہ معصیت ہے اس لئے وہ نذر میں داخل نہیں ہوگی۔

یہی وجہ ہے نذر غیر معلق میں زمان اور مکان اور درہم اور فقیر متعین نہیں ہوتے اور معلق میں صرف زمان متعین ہوتا ہے کہ شرط سے پہلے مشروط کا وجود نہیں ہوسکتا لیکن معلق میں بھی مکان اور درہم اور فقیر متعین نہیں ہوتے۔

مثلاً ایک شخص نذر مانتا ہے، جمعہ کے دن مکہ مکرمہ میں اس درہم مخصوص کا زید فقیر پر صدقہ کروں گا پھر اس نے بعض امور میں یا کل میں مخالفت کی کہ دوسرے درہم کا مدینہ منورہ میں یا مسجد مبارک میں عمر پر جمعرات کو صدقہ کردیا تو اس کی نذر پوری ہوگئی کیونکہ عبادۃ مقصودۃ جہتہ صدقہ ہے، دن اور مکان اور درہم اور فقیر کی تعیین عبادۃ نہیں ہے لہذا نذر کی وجہ سے تعیین لازم نہیں ہوگی اگر چہ ناذر نے تعیین کا قصداً التزام کیا ہے۔ عبادۃ لازم ہوجائیگی اور تعیین باطل ہوگی لہذا تعیین مکان اور زمان اور درہم اور فقیر ضروری نہیں۔ اگر کل کے روزہ کی نذر مانی تو کل کے بعد روزہ رکھنے سے نذر پوری

☆الکون بنیی علی النظام فعلیك بالترتیب فی ملبسك وبیتك ومكتبك وواجبك. ☆

ہوجائیگی کیونکہ کل کی تعیین لغو ہے۔

مزارات کے لئے یا مزارات پر مانی جانے والی نذروں کی حیثیت:

اسی ضابطہ سے معلوم ہوا کہ آج کل لوگ مزارات کے لئے جو نذریں مانتے ہیں ان کی تعیین ضروری نہیں ہے۔اولاً تو مزارات کے لئے نذریں کہ فلاں بزرگ کی مزار پر غلاف چڑھاؤں گا یا موم بتی جلاؤں گا یا اگربتی جلاؤں گا یا رقص کروں گا یا تالا لگاؤں گا یا گھنٹی بجاؤں گا اس قسم کی نذریں لغو اور جاہلانہ ہیں اس لئے لازم نہیں ہیں بلکہ ان میں بعض معصیۃ ہیں۔اور معصیت کی نذر باطل ہے۔

اور اگر مزار پر موجود فقراء کے لئے کھانا دینے کی یا صدقہ کرنے کی یا مزار پر جاکر تلاوت کرنے یا نوافل ادا کرنے یا روزے رکھنے کی نذر مانی گئی ہے تو نذر کا پورا کرنا فرض ہے۔لیکن مزار کی تعیین ضروری نہیں کسی بھی مزار بلکہ کسی مدرسہ یا محلہ کے فقراء پر صدقہ کرنے یا گھر میں تلاوت کرنے اور روزے رکھنے سے نذر ادا ہوجائے گی۔

جب مسجد حرام اور مسجد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعیین لازم نہیں تو دوسری مساجد یا مزارات کی تعیین نذر کے ادا کرنے میں کس طرح لازم ہوسکتی ہیں۔بے چارے عوام ایک سو روپے کی نذر مانتے ہیں کہ داتا علی ہجویری رحمہ اللہ کی مزار پر موجود فقراء پر صدقہ کریں گے پھر جا نہیں سکتے اور پریشان رہتے ہیں یا پھر ہزاروں خرچ کرکے وہاں جاکر صدقہ کرنا ضروری سمجھتے ہیں یہ تصور شرعاً غلط ہے۔

تعجب کی بات یہ ہے کہ کسی چیز کے وقف کرنے میں تعیین لازم ہوتی ہے لیکن نذر میں تعیین لازم نہیں ہوتی حتی کہ اوقاف کے مسائل میں لکھا ہے کہ ایک مسجد پر وقف دوسری مسجد پر اور ایک غلاف کا ایک قرآن پر وقف دوسرے قرآن کے لئے جائز نہیں ہے۔زید پر وقف عمرو کے لئے جائز نہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ واقف کی شرائط صاحب شریعت علیہ الصلوۃ والسلام کی نص کی طرح ہوتی ہیں لہذا اس میں تغییر اور تبدیلی جائز نہیں ہے بخلاف نذر کے اس میں مقصود عبادت ہوتی ہے اور عبادت میں تعیین ضروری نہیں ہوتی۔

اگر کسی نے نذر مانی کہ میں روزانہ پانچ سو مرتبہ درود شریف پڑھوں گا تو نذر واجب ہے کیونکہ درود شریف پڑھنا عبادت ہے اور اس کی جنس سے درود شریف عمر میں ایک مرتبہ فرض ہے اور جب بھی

آپ کا ذکر آئے واجب ہے اور اگر ایک ہی مجلس آپ کے اسم مبارک کا تکرار ہو تو پھر ہر مرتبہ مستحب ہے۔(شامی)

اگر کسی شخص نے نذر مانی میں اپنے ولد بیٹے یا بیٹی کو ذبح کروں گا تو یہ نذر صحیح ہے مگر وہ ان انسانوں کو ذبح نہیں کرے گا بلکہ اس پر بکری کی قربانی واجب ہے جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قصہ سے ثابت ہے۔

اور اگر کسی شخص نے نذر مانی کہ میں اپنے بیٹے کو قتل کروں گا تو یہ نذر صحیح نہیں ہے۔کیونکہ قتل معصیت ہے اور ذبح معصیت نہیں ہوتی لیکن قتل کی نذر یمین ہوگی اور کفارہ واجب ہوگا۔یعنی قتل اور ذبح میں فرق ہے۔

اگر کسی نے نذر مانی کہ خود کو ذبح کروں گا یا والد یا والدہ کو ذبح کروں گا تو یہ نذر صحیح نہیں ناذر پر بکری کا ذبح کرنا بھی واجب نہیں کیونکہ اس کی نظیر موجود نہیں۔

اگر کسی نے بکری ذبح کر کے صدقہ کرنے کی نذر مانی تو نذر صحیح ہے لیکن بکری کی جگہ بکرا اور بھیڑ اور دنبہ سب جائز ہیں بلکہ اس کی قیمت کا صدقہ کرنا بھی جائز ہے۔جنس کی تعیین ضروری نہیں۔

درمختار میں ہے کسی شخص نے نذر مانی کہ دس درہم کی روٹی صدقہ کروں گا تو نذر صحیح ہے لیکن دس درہم کی روٹی کے علاوہ دس درہم کی دوسری چیز صدقہ کرنے سے بھی نذر پوری ہو جائے گی اور اسی طرح دس روٹی کے ثمن بھی صدقہ کرنے سے نذر ادا ہو جائے گی۔

درمختار میں ہے اگر کسی نے اونٹ ذبح کر کے صدقہ کرنے کی نذر مانی تو اس کی جگہ سات بکریاں ذبح کرنے سے نذر پوری ہو جائے گی۔(درمختار کتاب الایمان)

ان جزئیات سے معلوم ہوا اگر کسی نے بکری ذبح کرنے کی نذر مانی اور بکری کی قیمت کے مساوی مرغی کا گوشت خرید کر صدقہ کر دیا یا اس کی رقم صدقہ کر دی تو نذر پوری ہو جائے گی۔

خلاصہ کلام یہ ہے نذر میں کالے اور سفید کی تعیین اور مذکر اور مؤنث کی تعیین ضروری نہیں ہوتی ہے۔

اگر کسی شخص نے نذر مانی کہ مکہ کے فقراء پر صدقہ کروں گا یا حرم مکہ میں نفل پڑھوں گا تو اس پر مکہ مکرمہ کی تعیین لازم نہیں ہے کسی مسجد اور مدرسہ میں نفل پڑھنے اور فقراء پر صدقہ کرنے سے نذر پوری ہو جائے

گی۔

حیض اورنفاس کی وجہ سے روزوں کے مسائل:

تقریباًاکثرعورتوں کوجوبالغہ ہوں اوران کوحمل نہ ہواورسن ایاس پچپن سال کو نہ پہنچی ہوئی ہوں کو ہرماہ حیض آتا ہے حیض کی کم سے کم مدت تین دن اورزیادہ سے زیادہ دس دن ہے اوردوحیضوں کے درمیان طہر یعنی پاک رہنے کاوقفہ کم سے کم پندرہ دن ہے اورزیادہ سے زیادہ کوئی مدت مقررنہیں لہٰذااگرکسی عورت کوتین دن سے کم دنوں میں خون آیاتووہ بیماری کا خون ہے اس لئے ان دنوں کاروزہ اس عورت پرفرض ہوگااوراگردس دن سے زائدخون جاری رہایاکسی عورت کی ہمیشہ سے پانچ دن حیض کی عادت تھی لیکن اب حیض پانچ دن سے زائد جاری رہا'حتی کہ دس دن سے زیادہ دنوں کے لئے جاری رہاتو پہلی صورت میں دس دن سے زائدنوں کے اوردوسری صورت میں پانچ دن سے زائدنوں کے موصوفہ پرروزے فرض ہوں گے عادت سے زائداوردس دن سے زائددنوں میں آنے والاخون بیماری کاخون ہوگا۔

اگرکسی عورت کوعادت کے مطابق حیض آیاپھرپندرہ دن سے پہلے دوبارہ خون جاری ہوگیاتوپندرہ دن سے پہلے آنے والاخون بیماری کاخون ہوگا۔موصوفہ پرپندرہ دن سے پہلے دنوں کے روزے فرض ہوں گے روزانہ نمازپڑھے ہرنمازکے لئے وضوکرے اورروزے بھی رکھے۔اگرنمازیں نہیں پڑھیں اورروزے نہیں رکھےتوان کی قضاکرے۔

حیض کے ایام میں خواتین پرنمازیں مطلقاً معاف ہیں نہ ادا واجب ہے نہ قضاء لیکن روزوں کی قضاواجب ہےایام حیض کےروزے رمضان کے بعدقضاء کئے جائیں۔

روایت ہے کہ حضرت حواء علیہاالصلوۃ والسلام کوجب حیض آیاتوانہوں نے حضرت آدم علیہ السلام سے نمازکے متعلق دریافت کیااورحضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ سے رجوع کیاتواللہ تعالیٰ نے فرمایانمازیں معاف ہیں پھررمضان المبارک میں حیض آیاتوحضرت حواءعلیہاالسلام نے یہ سوچ کرکہ جب ایام حیض کی نمازیں معاف ہیں توروزے بھی معاف ہوں گے'روزے رکھناخودچھوڑدیئے اورحضرت آدم علیہ السلام کی طرف رجوع نہیں فرمایاتواللہ تعالیٰ نے حضرت آدم

علیہ السلام کے ذریعہ حکم فرمایا کہ روزے بالکل معاف نہیں ہیں ان کی قضاء کرنا ہوگی۔ کیونکہ تم نے روزوں کے مسئلہ میں میری طرف رجوع نہیں کیا۔ عربی کتب میں لکھا ہے چار جانوروں کو حیض آتا ہے ایک عورت، دوم خرگوش، سوم چمگادڑ، چہارم کفتار یعنی گورکن۔

جس دن عورت کو حیض آجائے اور وہ روزے سے ہو تو وہ روزہ فاسد ہو جاتا ہے اس لئے وہ عورت اس دن کی قضاء کرے گی لیکن اس دن مغرب تک کھانے پینے سے اجتناب کرے تاکہ روزہ داروں کی موافقت قائم رہے۔

ایک سوبیس دن (چار ماہ) کے بعد جب بھی <u>حمل ساقط ہو یا وضع حمل (Abortion) ہو اور خون جاری ہو وہ خون نفاس ہوگا</u> نفاس کی کم سے کم کوئی مدت نہیں وہ دس منٹ بھی ہو سکتی ہے۔ لیکن زیادہ سے زیادہ چالیس دن ہیں جتنے نفاس کا خون جاری رہے اتنے دنوں کی عورت نمازیں نہ پڑھے اور روزے نہ رکھے اور نفاس کے انقطاع کے بعد نمازوں کی قضاء نہیں ہے لیکن روزوں کی قضاء واجب ہے۔ اس نفاس سے عدت بھی ختم ہو جاتی ہے۔ مثلاً طلاق شدہ یا جس عورت کا شوہر فوت ہو گیا تھا وہ حمل سے تھی اگر ایک سوبیس دن کا حمل ساقط ہوا یا ایک سوبیس سے زائد دنوں کا حمل ساقط ہو گیا تو اس کی عدت ختم ہو جائے گی کیونکہ حمل والی عورت کی عدت وضع حمل ہوتی ہے۔

اگر حمل ایک سوبیس دن کا نہ ہو اور ایک سوبیس دن سے پہلے ساقط ہو جائے اور خون جاری ہو تو وہ خون حیض کا ہوگا یا استحاضہ کا اگر تین دن یا تین دن سے زائد جاری رہا تو وہ حیض ہے اور اگر تین دن سے کم رہا تو وہ استحاضہ کا خون ہے یعنی بیماری کا خون ہے جس میں نمازیں اور روزے ترک کرنا جائز نہیں۔ اگر موصوفہ عدت میں تھی تو اس کی عدت ختم نہیں ہوگی بلکہ طلاق شدہ کے لئے تین حیض اور وفات کے لئے چار ماہ دس دن عدت ہوں گے۔

حمل کی حالت میں ولد کے خروج سے پہلے اگر خون جاری ہو جائے تو وہ خون بیماری کا ہے اس کی وجہ سے نمازیں اور روزے ترک کرنا جائز نہیں ہیں اگر ترک کردیں تو قضاء کرنا واجب ہے۔ فقہ کی مشہور کتاب نہایہ میں ہے کہ حیض کے بارہ احکام ہیں آٹھ احکام حیض اور نفاس میں مشترک ہیں اور چار حیض کے ساتھ خاص ہیں۔

حیض و نفاس کے مشترکہ آٹھ احکام یہ ہیں۔

(۱) نماز کا ترک کرنا بغیر قضاء کے' (۲) روزوں کا ترک کرنا لیکن روزوں کی قضاء دونوں پر واجب ہے' (۳) مسجد میں داخل ہونا حرام ہے' (۴) بیت اللہ کا طواف حرام ہے' (۵) قرآن مجید کی تلاوت حرام ہے' (۶) قرآن مجید کو مس کرنا حرام ہے مگر منفصل غلاف کے ساتھ جائز ہے' (۷) حالت حیض اورنفاس میں جماع حرام ہے' (۸) حیض اور نفاس کے انقطاع کے وقت فوراً غسل واجب ہے۔

وہ چار احکام جو حیض کے ساتھ خاص ہیں۔ (۱) طلاق کی عدت کا ختم ہونا' (۲) رنڈی کا استبراء' (۳) بالغ ہونے کا حکم' (۴) سنی اور بدعی طلاق میں فرق۔

موجودہ دور میں خواتین شرعی مسائل سے جتنی بے خبر ہیں اس سے پہلے کبھی نہ تھیں۔اس لئے حیض اورنفاس کے چند مسائل لکھ دیتے ہیں تا کہ خواتین اپنی نمازوں اور روزوں کو صحیح ادا کر سکیں۔

روزہ توڑنے پر کفارہ کے احکام:

کفارہ ادا کرنے سے رمضان المبارک کا روزہ قصداً توڑنے کا گناہ ختم ہو جاتا ہے صرف توبہ کر لینا کافی نہیں ہوتا کفارہ ضرور ادا کرنا چاہئے۔

کفارہ تین چیزوں سے ادا ہوتا ہے جس میں ترتیب فرض ہے غلام آزاد کرنے سے اگر غلام آزاد کرنے کی قدرت نہ ہو یا غلام کا حاصل کرنا ناممکن ہو تو ساٹھ روزے رکھنے سے اگر بڑھاپے یا شدت مرض کی وجہ سے ساٹھ روزے رکھنے کی قدرت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو دو کھانے کھلانے سے کفارہ ادا ہوتا ہے۔

اگر کسی شخص کو نہایت بڑھاپے میں ساٹھ مسکینوں کو صبح وشام کھانا کھلانے کی طاقت نہیں رہی تو وہ اللہ تعالی سے استغفار کرے۔

اگر کوئی شخص زندگی میں کفارہ ادا نہیں کر سکا اور وہ غنی ہے تو اس پر واجب ہے وصیت کرے اور اس کے وارثوں پر واجب ہے کہ مرحوم کی متروکہ جائیداد کے تیسرے حصہ سے کفارہ ادا کریں اگر کفارہ تیسرے حصہ سے زیادہ ہے تو زائد ساقط ہوگا اور اگر وارث نہیں ہیں یا وارثوں سے زوجین میں سے کوئی ایک موجود ہے تو کفارہ سارے مال سے یا زوجین کے حصوں سے باقی ماندہ جائیداد سے ادا کیا جائے۔

اگر کوئی شخص فقیر ہونے کی وجہ سے کفارہ ادا نہیں کر سکا یا غنی ہونے کے باوجود کفارہ ادا کرنے کی وصیت نہیں کر سکا یا کفارہ تیسرے حصہ سے زائد ہے تو ان صورتوں میں وارث یا دوست اپنے مال سے کفارہ

ادا کردیں تو انشاء اللہ کفارہ ادا ہو جائے گا۔ اگرچہ مرحوم کو تاخیر کا گناہ ہوگا۔

آزادیٔ عبد سے کفارہ ادا کرنے کے احکام:

کفارۃ ادا کرنے میں سب سے پہلے عبد یا لونڈی کا آزاد کرنا فرض ہے۔ عبد میں تعمیم ہے۔ صغیر اور کبیر۔ مؤنث اور مذکر مسلم اور کافر مطیع اور آبق بہرہ اور خصی اور ذکر بریدہ اور کانا اور بھینگا اور دونوں کانوں سے محروم ایک ہاتھ اور ایک پیر سے محروم اور عبد مکاتب جس نے بدل کتابت ادا نہیں کیا کے آزاد کرنے سے کفارہ ادا ہو جائے گا۔

اگر عبد کل جنس منفعت سے محروم ہو جیسے نابینا اور مجنون عقل سے محروم اور لاعلاج مریض اور دونوں ہاتھوں اور دونوں پیروں سے محروم تو ایسے عبد کے آزاد کرنے سے کفارہ ادا نہیں ہوگا۔

روزوں سے کفارہ ادا کرنے کے احکام:

اگر کسی شخص کو عبد یا لونڈی آزاد کرنے کی قدرت نہیں یا قدرت تو ہے لیکن عبد کا حاصل ہونا ناممکن ہے جیسے موجودہ دور میں پاکستان اور دیگر اسلامی ریاستوں میں میرے علم کے مطابق صحیح عبد یا لونڈی کا ملنا ناممکن ہے تو ایسی صورت میں مسلسل بغیر وقفہ اور انقطاع کے دو ماہ روزے رکھنے سے کفارہ ادا ہوگا۔

اگر کفارہ کے روزے قمری مہینہ کی یکم سے شروع کرے تو دو ماہ پورے کرے، ہوسکتا ہے دونوں مہینے انتیس انتیس کے ہوں تو اٹھاون دنوں میں کفارہ ادا ہو جائے گا۔

اگر یکم کے بعد روزے شروع کرے تو ساٹھ دن روزے رکھنے سے کفارہ ادا ہوگا۔

روزوں سے کفارہ ادا کرنے کی پہلی شرط یہ ہے غلام یا لونڈی آزاد کرنے کی قدرت کا نہ ہونا ساٹھ روزوں تک باقی رہے حتی کہ اگر آخری ساٹھویں دن غلام یا لونڈی آزاد کرنے کی قدرت حاصل ہو جائے تو غلام یا لونڈی آزاد کرنے سے ہی کفارہ ادا ہوگا' روزے نفل ہو جائیں گے۔

دوسری شرط یہ ہے کہ روزوں میں تسلسل ہو وقفہ نہ ہو حتی کہ ساٹھ روزوں کے درمیان رمضان المبارک یا ایام منہیہ عیدین اور ایام تشریق کے روزے آ جائیں تو کفارہ ادا نہیں ہوگا البتہ مسافر کے لئے رمضان المبارک کے دنوں میں کفارہ کے روزوں کی نیت کرنے سے تسلسل قائم رہے گا۔ لیکن مقیم صحیح رمضان المبارک میں جس نیت سے روزہ رکھے گا رمضان المبارک کا روزہ شمار ہوگا۔ اس لئے کفارہ کے

روزوں میں تسلسل قائم نہیں رہے گا اور کفارہ ادا نہیں ہوگا۔

اگر عورت کفارہ کے روزے رکھ رہی تھی اور حیض کے ایام شروع ہوگئے تو حیض کے دنوں میں روزے نہ رکھے اور ایام حیض میں روزہ نہ رکھنے کی وجہ سے تسلسل منقطع نہیں ہوگا لہذا جیسے ہی حیض ختم ہو بقیہ دنوں کے روزے رکھنا شروع کردے، اگر حیض کے انقطاع کے بعد ایک دن روزہ نہیں رکھا تو سابقہ روزے نفلی ہوجائیں گے کفارہ کے روزے دوبارہ شروع کرنا ہوں گے۔

اگر کفارہ کے روزوں کے درمیان عورت نفاس والی ہوگئی تو روزے موقوف کرنے سے سابقہ روزے نفلی ہوجائیں گے کفارہ کے روزے دوبارہ شروع کرنا ہوں گے۔ کیونکہ نفاس کی وجہ تسلسل ختم ہوجاتا ہے لیکن حیض کی وجہ سے تسلسل ختم نہیں ہوتا۔

اگر کفارہ کے روزے رکھنے والی عورت آئیسہ یعنی اس کو حیض کے ایام نہیں ہوتے تھے، پچپن سال سے زائد عمر ہوچکی ہے بالفرض اس کو ایک ماہ روزے رکھنے کے بعد حیض آگیا تو اس کا حیض تسلسل کے لئے قاطع ہے اس کو کفارہ کے روزے دوبارہ رکھنا ہوں گے۔ کیونکہ آئیسہ کے حق میں حیض عذر نہیں ہے۔

کفارہ کے روزے بھول کر کھانے اور پینے اور جماع کرنے سے فاسد نہیں ہوتے، اس لئے اگر روزہ فاسد کرنے کے کفارہ کے روزوں میں روزہ یاد نہ رہا کھاپی لیا یا وطی کرلی تو روزہ فاسد نہیں ہوگا لہذا تسلسل قائم رہے گا لیکن ظہار کے کفارہ میں وطی مطلقاً تسلسل کے لئے قاطع ہے۔ اس لئے ظہار کے کفارہ میں روزے کی حالت میں وطی نسیاناً بھی ہو تو تسلسل ختم ہوجائے گا، اگرچہ روزہ فاسد نہیں ہوگا اور کفارہ کے روزے دوبارہ شروع کرنا ہوں گے۔

مساکین کو کھانا کھلانے سے کفارہ ادا کرنے کے احکام:

اگر کوئی شخص بڑھاپے یا مریض ہونے کی وجہ سے کفارہ کے ساٹھ روزے مسلسل رکھنے سے عاجز ہے اور اس کا عاجز ہونا حقیقی ہے تو اس کو ساٹھ مسکینوں کو پیٹ بھر کر صبح اور شام کھانا کھلانے سے کفارہ ادا کرنا ہوگا یا ساٹھ مسکینوں سے ہر ایک مسکین کو فطرہ کی مقدار گندم یا گندم کا آٹا دو کلو ایک سو پچاس گرام یا اس کی قیمت یا کھجور یا جو یا کشمش سے فطرہ کی مقدار چار کلو تین سو گرام یا اس کی قیمت کا مالک بنانا ہوگا۔

طعام سے کفارہ ادا کرنے کی دو صورتیں ہیں اباحت اور تملیک، اباحت سے مراد یہ ہے کہ کفارہ ادا

کرنے والا یا اس کا وکیل ساٹھ مسکینوں کو صبح اور شام پیٹ بھر کھانا کھلا دے مساکین جتنا کھا سکتے ہیں کھالیں اور باقی چھوڑ دیں اباحت میں مساکین کھانے کے مالک نہیں ہوتے اس لئے کھانے کو فروخت نہیں کرسکتے۔اباحت سے کفارہ ادا کرنے میں مساکین کی تعداد ساٹھ کا حقیقتاً یا حکماً ہونا تو شرط ہے لیکن مقدار شرط نہیں اس لئے ایک ایک مسکین دو وقت دو کلو ایک سو پچاس گرام کی روٹیاں کھائے یا اس سے زائد کھائے یا اس سے کم کھائے سب صورتوں میں کفارہ ادا ہو جائے گا۔

اور تملیک سے مراد یہ ہے کہ ہر مسکین کو فطرہ کی مقدار کا قبضہ دے کر اس کو مالک بنا دیا یا اس کی رقم کا اس کو مالک بنا دیا جائے اب ہر مسکین کی مرضی چاہے تو کفارہ کی جنس کو فروخت کردے اور چاہے تو خود کھائے یا اس کی رقم سے ضرورت پوری کرے۔تملیک میں ساٹھ مساکین کی تعداد اور طعام کی مقدار دونوں کفارہ کے ادا کرنے کے لئے شرط ہیں۔

طعام سے کفارہ ادا کرنے کی شرط یہ ہے کہ کفارہ ادا کرنے والا آدمی روزے رکھنے سے حقیقی عاجز ہو اگر روزے رکھنے کی طاقت رکھتا ہے تو مساکین کو طعام کھلانے سے کفارہ ادا نہیں ہوگا۔

اگر کوئی شخص کفارہ کے روزے ادا نہیں کرسکا حتی کہ بوڑھا ہوگیا یا مریض دائمی ہوگیا اور روزے رکھنے سے عاجز ہے تو مساکین کے طعام سے کفارہ ادا کرے۔

اگر کوئی شخص کفارہ ادا نہیں کرسکا اور فوت ہونے لگا تو اس پر واجب ہے کہ وہ وصیت کرے کہ مساکین کو طعام کھلانے سے کفارہ ادا کیا جائے۔کیونکہ کوئی شخص کسی کی طرف سے روزے نہیں رکھ سکتا۔

موجودہ دور میں رمضان المبارک میں روزہ توڑنے کے واقعات کثرت سے ہوتے ہیں خصوصاً نئے شادی شدہ جوڑے غلبہ شہوت کی وجہ سے جذبات پر کنٹرول نہیں رکھ سکتے اور روزہ توڑ دیتے ہیں علماء سے رجوع کرتے ہیں تو علماء کرام مساکین کے طعام سے کفارہ ادا کرنے کا حکم بتا دیتے ہیں کیونکہ نوجوان صحت مند لوگ کہہ دیتے ہیں کہ جب ہم ایک روزہ نہیں رکھ سکے تو ساٹھ روزے کفارہ کے کس طرح رکھیں گے۔وہ لوگ ساٹھ مسکینوں کے لئے صبح وشام کھانا کھلا دیتے ہیں یا اس کی رقم کسی مدرسہ کے ناظم کو دے دیتے ہیں تاکہ وہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دے اس طرح روزہ توڑنے والے حضرات سمجھتے ہیں کہ کفارہ ادا ہو جاتا ہے حالانکہ ان لوگوں کا کفارہ ادا نہیں ہوا۔کیونکہ طعام سے کفارہ اس وقت ادا کرنا جائز ہوتا ہے جب روزے رکھنے سے عجز حقیقی موجود ہو بڑھاپا ہو یا مرض ہو ورنہ کفارہ ادا

کرنے کے لئے روزے رکھنا ضروری ہوتا ہے اور صحت مند نوجوان روزے رکھ سکتے ہیں۔ ہمارے بعض علماء کرام اس مسئلہ سے لاعلمی کی وجہ سے ان کو طعام سے کفارہ ادا کرنے کا مسئلہ بتادیتے ہیں **لاحول ولاقوۃ الاباللہ العلی العظیم** ۔مذکورہ لوگوں کے کفارہ ادا نہ ہونے کا گناہ بتانے والے علماء پر ہوگا۔ **استغفر اللہ تعالی** ۔

جیسا کہ یہ گزر چکا ہے کہ طعام سے کفارہ ادا کرنے کے دو طریقے ہیں اباحۃ اور تملیک ۔اباحت میں کھانا کھلایا جاتا ہے تو کھانا کھلانے میں زمانہ قدیم میں گندم کی روٹی کیساتھ سالن نہیں ہوتا تھا لیکن جو کی روٹی کے ساتھ سالن مشروط تھا آج کل گندم کی روٹی بھی سالن کے ساتھ ہی کھائی جاسکتی ہے اس لئے کھانا کھلانے سے مراد معروف طریقہ سے کھانا کھلانا ہے۔(یعنی کم از کم ایسا جیسا خود کھاتے ہوں) سالن روٹی ہو یا چاول بریانی یا پلاؤ اگر گوشت والے چاول ممکن نہ ہوں تو چھولے اور مسور کی دال والے چھولے یا سادے چاول شوربے کے ساتھ اہل ثروت اور بڑے لوگوں کو چاہئے کہ مرغی روسٹ یا بکرے روسٹ کر کے ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائیں۔

طعام سے کفارہ ادا کرنے میں کھانا کھلانے کے وقت ساٹھ مسکینوں کا عدد شرط ہے۔ساٹھ کا عدد حقیقتاً ہو جیسے ساٹھ لوگ موجود ہوتے ہیں یا ساٹھ کا عدد حکماً ہو جیسے ایک مسکین کو ساٹھ روز تک صبح اور شام کا کھانا کھلایا جائے کیونکہ ایام کے تعدد سے حکماً مسکین متعدد ہوتے ہیں۔

اور اگر کفارہ میں تملیک کرنا ہو تو عدد کے علاوہ مقدار بھی شرط ہے کہ ہر مسکین کو فطرہ کی مقدار گندم یا جو یا کھجور یا کشمش کا یا ان کی قیمت کا مالک بنادیا جائے۔تملیک میں عدد حکمی اس طرح ہوگا کہ ایک مسکین کو ساٹھ روز تک روزانہ ایک ایک فطرہ کی مقدار کا قبضہ دے کر مالک بنادیا جائے ۔اگر ساٹھ دنوں کا طعام یا اس کی رقم ایک مسکین کو ایک دن مالکانہ حقوق کے ساتھ دے دی تو اس سے صرف ایک مسکین کا کفارہ ادا ہوگا۔مثلاً گندم ساٹھ دنوں کی ایک سو انتیس کلوگرام یا اس کی قیمت ایک فقیر کو دے دی تو صرف ایک مسکین کا کفارہ ادا ہوگا۔کیونکہ یہاں نہ تعدد حقیقی ہے اور نہ تعدد حکمی۔اگر دس دس مسکینوں اور طالب علموں کو چھ روزہ صبح وشام کا کھانا کھلادیا جائے تو کفارہ ادا ہوجائے گا کیونکہ یہاں ساٹھ کا عدد حکماً موجود ہے۔

طعام سے کفارہ ادا کرنے میں ایک شرط یہ بھی ہے کہ دو کھانے دیئے جائیں اگر کسی شخص نے مثلاً ساٹھ کی بجائے ایک سو بیس آدمی کو ایک وقت کا کھانا کھلایا تو کفارہ ادا نہیں ہوگا بلکہ اس پر واجب

ہے کہ ان میں سے ساٹھ آدمیوں کو دوسرا کھانا کھلائے ۔اسی طرح اگر طعام کی رقم ساٹھ مسکینوں کی بجائے ایک سو بیس فقیروں کو تقسیم کردی تو کفارہ ادانہیں ہوگا۔

اگر طعام کی رقم صرف تیس فقیروں کو دے دی تو کفارہ ادانہیں ہوگا۔کیونکہ ساٹھ کے عدد کا ہونا ضروری ہے۔

کفارہ کی شرائط سے ہے کہ جن ساٹھ مسکینوں کو ایک کھانا کھلایا دوسرا کھانا بھی انہیں ساٹھ کو کھلایا جائے اگر دوسرے ساٹھ کو کھلایا گیا تو کفارہ ادانہیں ہوگا۔اسی طرح تملیک میں اگر کفارہ کی آدھی رقم متعین ساٹھ فقیروں کو دی اور آدھی رقم دوسرے ساٹھ فقیروں کو دی تو کفارہ ادانہیں ہوگا۔جب تک پہلے یا دوسرے ساٹھ فقیروں کو فطرہ کی مقدار رقم پوری نہ ہو۔

درمختار میں ہے:

اطعم مائة وعشرين لم يجز الاعن نصف الاطعام فيعيدعلى ستين منهم غداء وعشاء ولوفي يوم آخرللزوم العددمع المقدار (ص۵/۱۴۸، باب الكفاره)

یعنی اگر ایک سو بیس مسکینوں کو کھانا کھلایا تو آدھے طعام سے ہی جائز ہوگا لہذا ان میں ساٹھ کو دوبارہ صبح کا یا شام کا کھانا کھلائے اگرچہ دوسرے دن کیونکہ عدد اور مقدار لازم ہیں۔

اگر تیس مسکینوں کو دو دن صبح وشام کا کھانا کھلائے گا تو تعدد حکمی کی وجہ سے کفارہ ادا ہو جائے گا یا ایک ہی مسکین کو ایک سو بیس دن صبح یا شام کا کھانا کھلائے گا تو کفارہ ادا ہو جائے گا۔درمختار میں ہے:

ومقتضاه ان لوغداه مائة وعشرين يوما اجزاه عن كفارةالظهار

یعنی مذکورہ روایت کا تقاضا یہ ہے کہ اگر کوئی شخص ایک سو بیس دن ایک مسکین کو صرف صبح کا کھانا کھلاتا رہا تو کفارہ ظہار ادا ہو جائے گا۔

کیونکہ یہاں ایک سو بیس کھانے متعدد دنوں میں شمار ہوں گے تو تعدد حکمی کی وجہ سے کفارہ ادا ہو جائے گا۔

اباحت ہو یا تملیک دونوں صورتوں کے کفارہ میں شرط ہے کہ ان لوگوں کا ہونا ضروری ہے جو زکوۃ کے مستحق ہیں۔

لہذا اغنیاء اور غیر مسلم اور اصول اور فروع اور قریشی النسب لوگوں کو کھانا کھلانے یا فطرہ کی مقدار ہر ایک کو ادا کرنے سے کفارہ ادانہیں ہوگا۔

پہلی تنبیہ:

عموماً موجودہ دور میں لوگ کفارہ کی رقم دینی مدرسوں کے ناظمین کو بھیج دیتے ہیں تا کہ وہ بطور وکالت کفارہ کی رقم صحیح طریقہ سے جائز مصرف میں خرچ کریں' اس لئے مدرسہ کے ناظم پر فرض ہے کہ کفارہ کی رقم یا جنس میں ساٹھ کے عدد حقیقی یا حکمی کا لحاظ کر کے صرف مدرسہ کے مستحق طلباء پر وہ رقم خرچ کرے۔ کفارہ کی رقم مدرسہ کے دیگر مصارف تعمیر اور مدرسین کی تنخواہوں وغیرھا میں بغیر تملیک مستحق خرچ نہ کرے اور تملیک کے حیلہ میں ساٹھ طالب علموں کی اجازت کی شرط کو ملحوظ رکھے۔ اگر کسی مدرسہ میں ساٹھ طالب علم نہیں ہیں تو اس کے لئے تعدد حکمی سے حیلہ کرانا ہوگا اگر ناظم مدرسہ نے تعداد اور مقدار اور مصرف میں خیانت کی تو وہ اس کا ضامن ہوگا۔ کیونکہ ناظم وکیل اور امین ہوتا ہے۔

دوسری تنبیہ:

جیسا ہم نے فدیہ کے مسائل میں ذکر کیا ہے گندم یا گندم کے آٹا سے کفارہ ادا کرنے سے کفارہ ادا ہو جائے گا لیکن یہ بالکل سستا کفارہ ہے' گندم کی مقدار بھی کم ہے اور سستی بھی ہے اسی طرح جو بھی سستے ہیں لیکن کھجور اور کشمش کا مقدار بھی ڈبل ہے اور مہنگی بھی ہے۔ اس لئے مالدار کروڑوں پتی یا اربوں پتی تاجروں یا حکمرانوں کو چاہئے کہ کفارہ اپنی حیثیت کے مطابق کھجوروں یا کشمش کے حساب سے ادا کریں اور علما کو چاہئے کہ ایسے لوگوں کو وضاحت سے مسائل بتائیں۔ موجودہ مارکیٹ قیمت کے مطابق کھجور پچاس روپے کلو ہے اس لئے ساٹھ مسکینوں کو تیرہ ہزار پانچ سو روپے ادا کرنے سے کفارہ ادا ہوگا اور کشمش تو اس سے بھی مہنگی ہے خود حساب لگالیں۔

تیسری تنبیہ:

حضرت ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ ہم حضور نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اچانک ایک آدمی آیا اور اس نے کہا یا رسول اللہ! میں ہلاک ہوگیا' حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا تمہیں کیا ہوگیا ہے؟۔ اس نے عرض کیا میں نے اپنی بیوی سے جماع کرلیا حالانکہ میں روزے سے تھا حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کیا تو عبد آزاد کرسکتا ہے اس نے جواب دیا نہیں آپ نے فرمایا کیا تو دو ماہ مسلسل روزے رکھ سکتا ہے؟ اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کی طاقت رکھتا ہے؟ اس نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا بیٹھ جا۔ کچھ دیر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش

رہے اور ہم اسی حال میں بیٹھے تھے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کو کھجوروں کا ٹوکرا پیش کیا آپ نے فرمایا سائل کہاں ہے؟ سائل نے عرض کیا میں یہ ہوں آپ نے فرمایا اس کھجور کو لو اور اس کا صدقہ کردو اس آدمی نے عرض کیا کیا مجھ سے زیادہ محتاج پر یارسول اللہ پس اللہ تعالیٰ کی قسم مدینہ کے دونوں کناروں کے درمیان مجھ سے زیادہ کوئی فقیر نہیں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے حتی کہ آپ کے دانت مبارک ظاہر ہوگئے پھر آپ نے فرمایا اپنے گھر والوں کو کھلا دو۔(بخاری ومسلم) اور دارقطنی میں یہ لفظ بھی ہیں پس اللہ تعالیٰ نے تیری طرف سے کفارہ ادا کردیا ہے۔ یہ اس آدمی کے لئے استثنائی اور خصوصی حکم تھا اس حدیث سے معلوم ہوا امور شرعیہ میں حضور نبی کریم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے اختیارات تفویض فرمائے ہیں۔ ورنہ وہ جوان آدمی تھا پھر کھجوریں کم تھیں پھر اس کو خود کھانے اور گھر والوں کو کھلانے کی اجازت دی تو تینوں جگہ آپ نے خصوصی اختیارات استعمال فرمائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

اگر روزہ توڑنے کی وجہ سے کفارہ واجب تھا اور ابھی ادا نہیں کیا تھا کہ دوسری یا تیسری دفعہ روزہ توڑ دیا تو سارے روزوں کا ایک ہی کفارہ ہوگا۔ اور اگر پہلے روزہ توڑنے پر کفارہ ادا کر چکا تھا اور پھر روزہ توڑ دیا تو دوسرے روزے کا کفارہ دوبارہ دینا ہوگا۔

روزہ قصداً توڑ دیا تھا اور کفارہ لازم تھا لیکن اسی دن غروبِ آفتاب سے پہلے ایسا مریض ہوا جس سے روزہ توڑنے کی اجازت ہوتی ہے۔ عورت پر کفارہ واجب ہوا اور اس دن اس کو حیض آ گیا تو نفاس والی ہوگئی تو کفارہ ساقط ہو جائے گا۔

اگر روزہ کی نیت رات کو کرلی تھی اور صبح روزہ رکھا پھر توڑ دیا پھر سفر پر روانہ ہوگیا تو کفارہ ساقط نہیں ہوگا جس طرح پہلے گزر چکا ہے کہ سفر سے کفارۃ ساقط نہیں ہوتا۔

چوں بازوئے شفاعت را کشائی بر گنہگاراں

☆

مکن محروم جامی را در آنجا یارسول اللہ